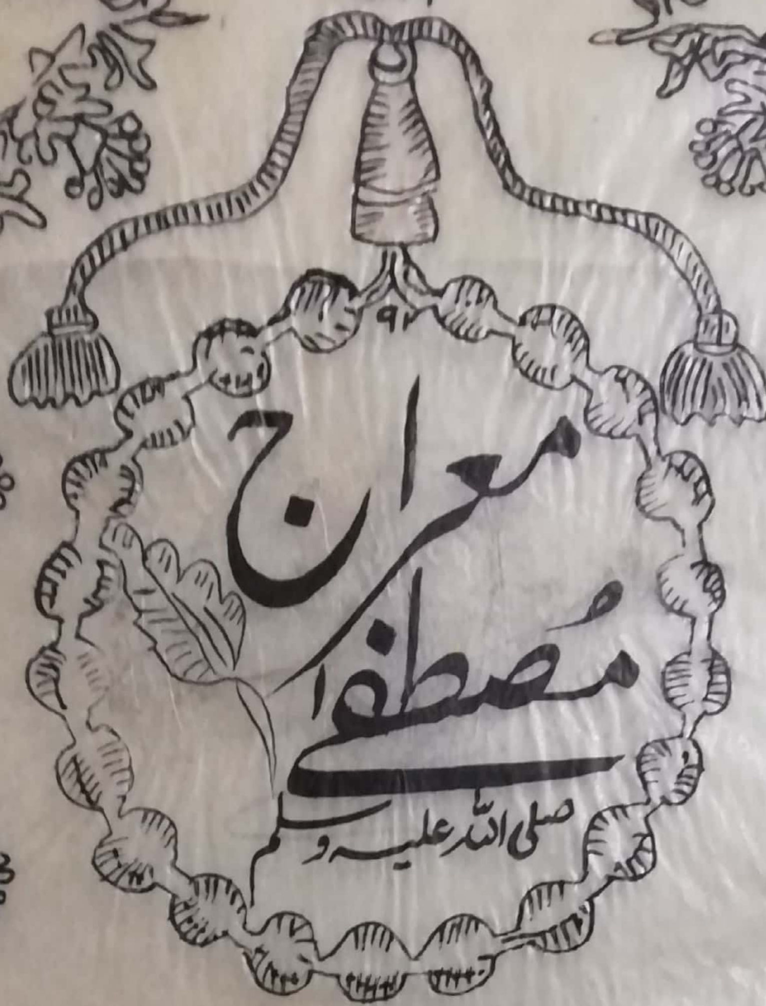
٤٨٦



مولفہ

مولوی سید عین الدین احمد چشتی شیخپوروی

ناشر

جناب سید زین الدین احمد صاحب خانقاہ چشتیہ

پوسٹ چھوٹا شیخپورہ وایا ہسوا ضلع نوادہ بہار 805110

R-S: 1

Scanned by CamScanner

نعت پاک

از سلطان العارفین سید شاہ سلطان احمد چشتی فتحپوری قدس سرہٗ

بحضور سید المرسلین راحت العاشقین مراد المشتاقین صلی اللہ علیہ وسلم

۷۸۶
۹۲

یا محمد جان نثارِ خالقِ یزداں توئی
من مریضِ ناتوان دردِ را درماں توئی

سیدی مولائے ما اسمع وانظر حالنا
چارہ سازِ بیکساں و مظہرِ رحماں توئی

من سگِ کوئے توام یا رحمۃ للعالمین
ذرّہ مقدارم دین و منِ ایماں توئی

عابداں دارند در دل از رہِ وصلِ حور
من فقیر بینوا را حسرت و ارماں توئی

زاہداں را تکیۂ زہد و تقویٰ خود بود
مسلکِ دیوانہ تو دستِ من و داماں توئی

من غلامِ خاکسار از خادمِ آلِ توام
نسبت و نسب تو دارم یا شہِ شاہاں توئی

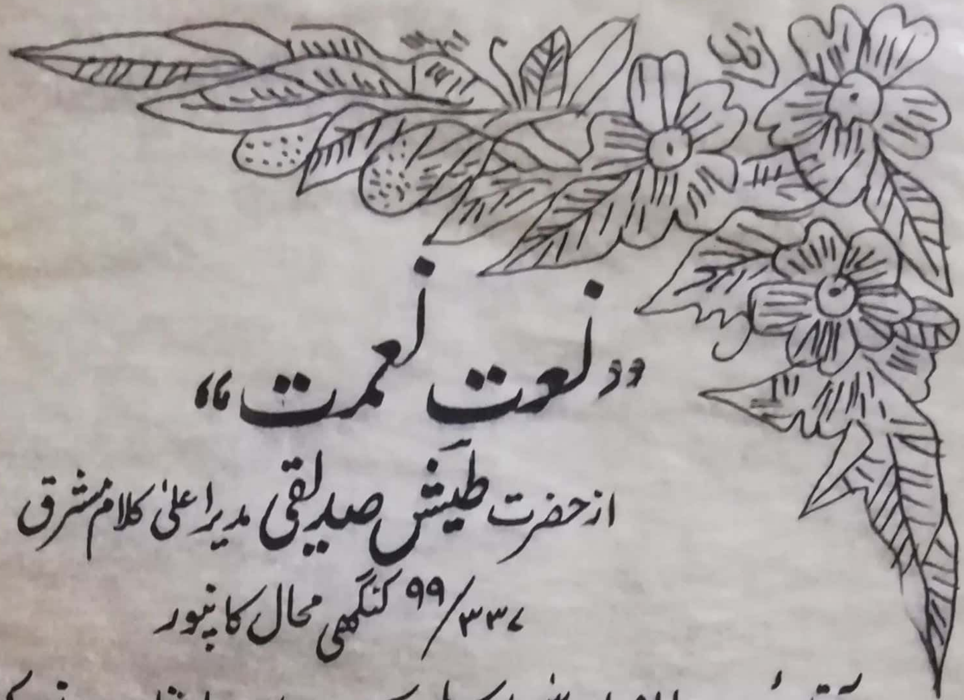
در فراقت ہست بسمل یا نبی سلطان تو
از رہِ کرم و عطا جلوہ نما جاناں توئی

آئینہ مضامین

نذرِ عقیدت

بحضور سلطان العارفین سیّد شاہ
سلطان احمد چشتی شیخپوروی
رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

عقیدت کیش
عین الدین چشتی
۲ ربیع النور ۱۳۹۹ھ



"نعت نعمت"

از حضرت طیش صدیقی مدیر اعلیٰ کلام مشرق
۹۹/۳۳۷ کنگھی محال کانپور

آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود با جود با ظہور پر نور کی شکل میں خالقِ کائنات نے اپنی مخلوقات کو جس نعمتِ عظمیٰ اور احسان عظیم سے سرفراز فرمایا ہے اور خاص طور پر مسلمان کہلانے والی ملّت کو انکی امت بنا کر جس کرم و رحمت سے نوازا ہے اس کا تقاضہ ہے کہ ملّتِ اسلامیہ سے تعلق رکھنے والا ایک ایک فرد اپنی زندگی کے ایک ایک نفس کو ثناء و حمد باری کے لئے وقف کر دے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی بہترین حمد و ثنا اس کے سوا کچھ نہیں ہو سکتی کہ ہمارے جسم کا رونگٹا رونگٹا شہنشاہ کونین سلطان دارین، رحمت عالم، فخر بنی آدم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرت مطہرہ کے ایک ایک لمحہ اور ایک ایک ادا کو قولی اور عملی ہر انداز سے نذرانۂ عقیدت و خراج عشق پیش کرے

قابل فخر اور مستحق مبارکباد ہیں وہ اہل علم و قلم جو اپنی سکت و صلاحیت کو اس نعمتِ عظمیٰ کے ذکر و تذکرہ اور نعمت و مدحت پر صرف کریں اور کفر و شرک، الحاد

و زندقہ اور دہریت ولادینیت کے اندھیروں میں بھٹکتی ہوئی موجودہ دنیا کو "شرارِ بولہبی" کے چنگل سے نکال کر خلوص و محبت کے ساتھ "چراغ مصطفوی" کی ضیاء باریوں اور نور پاشیوں سے تابناک و درخشاں بنانے کا فریضہ ادا کریں۔

خدا کا شکر ہے کہ عزیزی مولوی سید عین الدین چشتی ویسے ہی صاحبانِ علم و قلم کے زمرہ میں شامل ہیں جو اپنی زبان و قلم کی ہر جنبش کو آئینہ رسول کی حمد و نعت کے لئے وقف کئے ہوئے ہیں ان کے مضامین اکثر دینی رسائل (کلام مشرق وغیرہ) میں اشاعت پذیر ہو کر اہل نظر سے پسندیدگی کی سند حاصل کرتے ہیں۔ خوشی کی بات ہے کہ ان کے قلم سے کمالاتِ مصطفیٰ" (علیہ التحیتہ و الثناء) کے موضوع پر ایک کتاب نکل کر منظر عام پر آرہی ہے۔ اس کی زیارت تو نہیں ہو سکی لیکن آئینۂ مضامین نظر نواز ہوا۔ اس سے کتاب کی افادیت کا اندازہ ہوا۔ مولیٰ تبارک و تعالےٰ اسے شرفِ قبول سے نوازے اور عزیز موصوف کے لئے دنیا و آخرت میں فلاح و بہبود کا وسیلہ بنا دے۔ آمین۔ بجاہ رحمت للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

طپش صدیقی

۱۳ر جنوری سنہ ۱۹۷۹ء

عرضِ حال

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہٖ الکریم

فقیر بے تقصیر کے زبان وقلم میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ کمالاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کر سکے لیکن عشق مصطفیٰ کی چنگاری جو ازل سے سینے میں فروزاں ہے بیان کئے بغیر چین بھی نہیں آتا غرض اسی جذبۂ عشق کا نتیجہ ہے کہ کمالات "مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم" کی ایک جھلک بنام معراجِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

اس کے سارے مواد قصہ خلاصۃ الانبیاء۔ سیرت رسول عربی وغیرہ سے لئے گئے ہیں اگرچہ اسکی تدوین وتالیف میں نہایت تحقیق جانفشانی محنت اور احتیاط سے کام لیا گیا ہے مگر پھر بھی "الانسانُ مرکب مِنَ الخطاء والنسیان" کی بنا پر فروگذاشت ممکنات سے ہیں جو اہل نظر حضرات سے پوشیدہ نہیں رہ سکیں۔ اُنکا مجھے خود اعتراف ہے اس لئے اہل علم حضرات کی خدمت میں بصد ادب التماس ہے کہ وہ جائز اور مناسب اصلاح سے کمترین کو مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اڈیشن میں ان کے صحیح مشورہ کے موافق اصلاح کر دی جائے

میں اپنے مخدوم جناب صوفی مقبول احمد صاحب قادری چشتی الہ آبادی وجناب ڈاکٹر سید شاہ

قیام الدین احمد صاحب چشتی کا شکر گزار ہوں جنہوں نے ہمارے اس کارِ خیر میں ہر طرح سے امداد فرمائی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ان ٹوٹے پھوٹے الفاظ کو اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں قبول فرماکر صدقۂ جاریہ بنائے اور اسے میرے گناہوں کا کفارہ فرمائے۔ جو حضرات اس سے فائدہ حاصل کریں وہ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ایمان پر خاتمہ نصیب کرے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

"عین الدین چشتی ابن

پیر طریقت حضرت سید شاہ قطب الدین احمد چشتی

ادام اللہ فیوضہم

سجادہ نشین شیخپورہ شریف۔ نوادہ (بہار)

کمال دنیا والوں کی آنکھیں ہر صاحب کمال کے کمال کو دیکھنے کیلئے بے چین رہتی ہیں اور ہر کمال نے دنیا والوں سے ہر دور میں خراج تحسین اور داد ستائش حاصل کی ہے۔ کمال عظمت وجلالت کے آگے نگاہ قدر دانی کا جھک جانا ایک امر ناگزیر ہے مادّہ پرستی کمال ہی کو خدا مانتی ہے۔ جب کسی صاحبِ کمال کا نام آپ سنتے ہیں تو آپ کے قلب میں اس کی وقعت وقدر دانی، تشکر وامتنان کے جذبات کا تلاطم پیدا ہوتا ہے۔

آیئے ذات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں شانِ کمالات کے مشاہدہ کی عزت حاصل کریں اگرچہ ایں خیال است ومحال است وجنون کے مصداق مجھ جیسے بے بصر کے لئے ممکن نہیں مگر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاکرین میں اس بندۂ حقیر سراپا تقصیر کا شمار ہو جائے تو خوشا نصیب۔

رُخ مُصطفٰے ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہمارے چشم خیال میں نہ دکان آئینہ ساز میں

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال کی گواہی آفتاب دیگا جو حضور کے ایک ادنٰی اشارے پر پلٹ آیا تھا۔ اور حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ نے نماز عصر ادا فرمائی تھی شہنشاہ کونین کے کمال کا اقرار ماہتاب کریگا جس نے آپ کی انگلی کے اشارے پر اپنے سینے کو چیر دیا تھا۔

معجزۂ شق القمر کا ہے مدینہ سے عیاں ۔ مہ نے شق ہو کر لیا ہے دین کو آغوش میں

حضور کے کمال کی کہانی پتھر کی کنکریاں سُنائیں گی جو ابو جہل کے ہاتھ میں بلند آواز

سے کلمہ پڑھ رہی تھیں سرکار کے کمال کا اعتراف کعبہ کی محرابیں کرینگی جو آپکے بارِ احسان سے اب تک جھکی ہوئی ہیں ۔میرے آقا کے کمال کی داستان عرش کی رفعت، جبرئیل کے نورانی رخسار ، فرشتوں کی چمکتی ہوئی جبینوں، حضرت خلیل کی خلقت، موسیٰ کی شان کلیمی، حضرت عیسیٰ کی زندہ میت حضرت سلیمان کی سطوت غرض تمام انبیاء مرسلین علیہا السلام سے دریافت کرو جو شب معراج بیت المقدس میں خاتم انبیاء کے پیچھے ہاتھ باندھے ہوئے کھڑے ہوئے تھے اور اقتدائے محمدی پر ناز کر رہے تھے۔ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی داستان بدر کے قیدیوں سے پوچھو جنھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بندھا دیکھکر بےچین ہو گئے تھے۔ اور جب تک ان کے ہاتھ نہ کھولے گئے آپ نے آرام نہ فرمایا۔ غرض کہ حضور کی ہر ادا ہر حرکت ہر اشارہ کمال تھی

معراج میں جبرئیل سے تھے پوچھتے شاہ اُمم ؎ تم نے تو دیکھا ہے جہاں بتلاؤ تو کیسے ہیں ہم
کہنے لگے جبرئیل امیں اے مہ جبیں حق کی قسم ؎ آفاق ہا گردیدہ ام مہرے بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

الغرض اعلان نبوت کے گیارہ برس پانچ ماہ گذر جانیکے بعد رجب المرجب کی ستائیسویں شب آخری دوشنبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو کمال معراج سے سرفراز فرمایا۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مبارک و مسعود موقعہ پر بھی ہم گنہگار امت کو فراموش نہ فرمایا۔ اور ہماری شفاعت بارگاہ الٰہی میں پیش کی لہذا ہم گنہگاران کو سرکار کے اس احسان کا شکریہ ادا کرنا چاہئیے اگرچہ ہم کہاں اور کہاں ذکر و شکر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم :۔

معراجِ مصطفیٰ

بعد مدت آخرکار آئی وہ وعدے کی رات، بانگ "سبحان الذی اسریٰ" سے گونجی کائنات

اللہ تبارک وتعالیٰ نے جبرئیل امین کو حکم دیا کہ رضوانِ جنت سے کہو کہ بہشتوں کو آراستہ کرے اور مالکِ دوزخ سے کہو کہ آجکی رات دوزخ کی آگ ٹھنڈی کردے حور وغلماں سے کہہ دو کہ وہ اپنے آپ کو زیب وزینت سے آراستہ ہوجائیں۔ اور ان فرشتوں سے کہدو جو قبر میں عذاب کرنیوالے ہیں کہ آج کی رات عذاب قبر روکدیں۔

جبرئیل امین کو حکم خداوندی ہوا کہ اے جبرئیل! بہشت سے براق اور ستّر ہزار فرشتوں کو لیکر مکّے میں جاؤ اور میرے محبوب عربی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو میری بارگاہ میں لے آؤ۔ جبرئیل امین بحکم الٰہی کے براق اور ستّر ہزار فرشتوں کو لیکر حضرتِ امہانی بنت ابی طالب کے گھر پر تشریف لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی رات حضرت اُمّہانی کے گھر پر آرام فرمارہے تھے کہ جبرئیل نے آکر انھیں بیدار کیا۔

اُمہانی کے مکاں میں محوِ راحت تھے حضور، ہو رہا تھا بالا بالا اہتمامِ رنگ و نور

دعوتِ معراج لے کر آئے جبرئیل امین، عرش کی جانب چلے شاہنشہ دنیا و دیں

جبرئیل علیہ السلام بولے کہ اے حبیب خدا تشریف لے چلیں کہ آج آپکی معراج ہے جب آپ بستر سے اُٹھے تو پہلے آب زمزم سے وضو کرایا۔ پھر دو رکعت نماز پڑھوا کر مسجد کے دروازے پر لائے۔ اس دروازے پر ایک براق کھڑا تھا جو گدھے سے بڑا اور اونٹ سے چھوٹا تھا۔

جس کا چہرہ انسان کی طرح تھا پاؤں مانند شیر کے سینہ مانند شیر کے اور دونوں پر مانند
پرندوں کے تھے اور زین و لگام یاقوت اور مروارید سے بنے ہوئے تھے حضور صلی اللہ
اس پر سوار ہو جاتے ہیں کہ یکایک امّت کی محبت بیدار ہو جاتی ہے اور اسی وقت رک جاتے
ہیں کہ حکم خداوندی ہوتا ہے کہ اے جبرئیل! میرے حبیب سے پوچھو کہ ٹھہرنے کی کیا وجہ ہے؟
حبیب خدا نے فرمایا کہ اے جبرئیل آج مجھکو رب تبارک و تعالیٰ نے نہایت سرفراز فرمایا
میری سواری کیلئے براق بھیجا ہے لیکن میں اس فکر میں ہوں کہ قیامت کے دن میری امت
ننگی بھوکی، پیاسی گناہوں کی گٹھری سر پر لادے ہوئے قبروں سے اُٹھے گی اور پچاس ہزار
برس کی راہ قیامت اور تیس ہزار برس راہ پل صراط کی جو کہ دوزخ کے اوپر کھنچی ہے. کس طرح
طے کر کے اپنے منزل مقصود تک پہنچے گی. تو حکم الٰہی ہوا اے میرے محبوب آپ کچھ غم نہ کریں
کیونکہ آج جسطرح میں نے آپ کیلئے براق بھیجا ہے اسی طرح تمہاری اُمّت کیلئے بھی ہر ایک
قبروں پہ براق بھیجوں گا. سب کو براق پر سوار کرا کے پل صراط سے پار کراؤں گا. جب یہ حکم الٰہی
سُنا تب حضور نے براق کو آگے بڑھانے کی کوشش کی لیکن براق نہ بڑھا اور عرض کرنے
لگا کہ ہماری ایک دلی تمنا ہے اگر قبول ہو تو عرض کروں حکم ہوا کہو. تب براق نے عرض کی کہ
اللہ تعالیٰ نے ہمارے علاوہ بہت سے براق پیدا کئے ہیں اور وہ سب براق عشق محمدی صلی اللہ
رکھتے ہیں. غرض التجا یہی ہے کہ بروز قیامت بھی حضور ہماری ہی پیٹھ پر سوار ہوں. تاکہ تمام براقوں
پر مجھکو ہی عزت و شرف حاصل ہو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے وعدے کو قبول
کر لیا تو وہ آگے بڑھنے لگا اور اس کے داہنے بائیں حضرت جبرئیل علیہ السلام و میکائیل

علیہ السلام ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ رکاب میں شامل تھے آپ زمزم و مقام ابراہیم کے پاس سے ایک لمحہ میں بیت المقدس جا پہنچے۔ کہتے ہیں کہ درمیان راہ میں ایک ندا داہنے جانب سے اور ایک ندا بائیں جانب سے آتی تھی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر جاؤ تم سے کچھ سوال کرنا ہے لیکن مصطفیٰ جان رحمت نے اس ندا پر کوئی دھیان نہ دیا اور آگے بڑھ گئے، راستے میں ایک بڑھیا ملی جو کہ اپنے آپ کو زیورات و لباس سے آراستہ و پیراستہ کئے ہوئے تھی حضور کے آگے آکر کھڑی ہوگئی اور کہنے لگی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ذرا میری طرف تو دیکھو میں کتنی دلکش نظر آرہی ہوں لیکن حضور نے اُسکی طرف نگاہ نہ کی اور آگے بڑھ گئے۔ انھوں نے جبرئیل امین سے پوچھا کہ وہ آواز جو داہنے اور بائیں جانب سے آرہی تھی وہ کیا ہے؟ اور وہ بڑھیا کون تھی؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا وہ آواز جو داہنی طرف سے آرہی تھی وہ یہودیوں کی تھی اگر آپ جواب دیتے تو آپ کی ساری اُمّت یہودی ہو جاتی اور جو بائیں طرف سے آرہی تھی وہ نصرانیوں کی تھی اگر آپ اس کا جواب دیتے تو آپ کی ساری اُمّت نصرانی ہو جاتی اور بڑھیا جو سنگار کئے ہوئے تھی وہ دُنیا تھی اگر آپ اس کی طرف نگاہ کرتے تو آپ کی ساری اُمّت دُنیا کے پیچھے مٹ جاتی۔ اسکے بعد تین پیالے حضور کے آگے پیش کئے گئے جس میں ایک شہد کا دوسرا دودھ کا اور تیسرا شراب کا تھا آپ نے ایک پیالہ دودھ کا لیکر پی لیا۔ جبرئیل امین نے کہا کہ آپ نے خوب کیا کہ دودھ کا پیالہ پیا کیونکہ دودھ سے مراد دین اسلام ہے۔

وہاں سے اور آگے بڑھے تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اے حضور آپ اس جگہ پر دو رکعت نماز ادا کرلیں کیونکہ یہ جگہ طور سینا ہے حق تبارک و تعالیٰ نے اسی جگہ حضرت موسیٰ علیہ

السلام کے ساتھ کلام کیا تھا تو حضور براق سے نیچے اترے اور نماز دوگانہ پڑھی پھر براق پر سوار ہو کر آگے چلے تو ایک جگہ اور نظر آئی جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ یہاں بھی دو رکعت نماز ادا کریں کیونکہ یہاں حضرت عیسٰی علیہ السلام پیدا ہوئے تھے حضور نے وہاں دو رکعت نماز ادا کی۔

بیت المقدس پھر حضور وہاں سے بیت المقدس پہنچے وہاں تمام ملائک نے آسمان سے اتر کر کہا "السلام علیکم یا نبی الاوّلُ والاٰخر" اور فرمان الٰہی ہوا سُبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً مِنَ المَسجِدِ الحَرام اِلیَ المَسجِدِ الاقصیٰ الذی بارکنا حَولَهُ "پاک ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جسکے گرداگرد ہم نے برکت دے رکھی ہے" اسکے بعد آپ مسجد کے اندر تشریف لے جاتے ہیں تمام انبیاء کرام وہاں آکر جمع ہوتے ہیں اور کہتے ہیں السلام علیکم یا نبی الاوّل و آخر پھر نبیوں کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی جسکی امامت ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی اور انبیاء کرام مقتدی ہوئے۔

نماز اقصیٰ میں تھا یہی سر عیاں ہوں معنی اوّل آخر ؛ کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کر گئے تھے

خطبات انبیاء کرام علیہم السلام جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم امامت سے فارغ ہوئے تو سارے انبیاء کرام نے باری باری اپنی شان بیان فرمائی۔ چنانچہ سب سے پہلے آدم علیہ السلام کھڑے ہوئے اور فرمایا سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے اپنے یدِ قدرت سے پیدا کیا اور اپنے فرشتوں سے میرے لئے سجدہ کرایا۔ اور نبیوں کو میری ذریت سے بنایا" لعبدہ حضرت نوح علیہ السلام اٹھے اور فرمایا "سب تعریف اس اللہ کے لئے جس نے میری دعا سنی

اور کشتی کے ذریعہ مجھے غرق سے بچات دی اور مجھے نبوت سے سرفراز فرمایا" اسکے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا" سب تعریف اُس اللہ کے لئے جس نے مجھے اپنا خلیل بنایا اور مجھے ملک عظیم عطا فرمایا۔ اور اپنی رسالت کے ساتھ مجھے چن لیا اور مجھے آگ سے بچایا اور اس آگ کو مجھ پر ٹھنڈا کر دیا" حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا" سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھ سے کلام فرمایا۔ اور اپنی رسالت کے ساتھ مجھے چن لیا۔ اور مجھ پر توریت نازل فرمائی پھر حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا" سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھ پر زبور نازل فرمائی اور میرے لئے لوہے کو نرم کر دیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا" سب تعریف اس اللہ کے لئے جس نے ہوا۔ جنوں اور انسانوں کو میرے لئے مسخر کر دیا اور مجھے پرندوں کی بولیوں کا علم دیدیا اور ایک بے مثل ملک مجھے عطا فرمایا" اسکے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اٹھے اور فرمایا" سب تعریف اس اللہ کے لئے جس نے مجھے توریت و انجیل سکھائی اور مجھے مادر زاد اندھوں اور کوڑھیوں کو اچھا کر دینے والا اور مردوں کو اپنے حکم سے زندہ کر دینے والا بنایا" جب سارے انبیاء کرام اپنی اپنی خوبیاں بیان کر چکے تو پھر ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" آپ سب تو اپنے رب کی حمد و ثنا بیان کر چکے۔ اب میں اپنے رب کی حمد و ثنا بیان کرتا ہوں" اور فرمایا" سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اور تمام آدمیوں کیلئے نذیر و بشیر بنا کر بھیجا اور جس نے مجھ پر قرآن مجید فرقان حمید نازل فرمایا۔ ایسا قرآن جسمیں ہر چیز کا روشن بیان ہے اور جس نے میری اُمت کو بہترین اُمت اور اُمت وسط بنایا اور جس نے میرے غلاموں کو (جنت میں داخل ہونے میں)

اوّل اور (دنیا میں آنے میں) سب اُمتوں سے آخر بنایا اور جس نے میرے لئے میرے سینے کو کھول دیا۔ اور مجھ سے میرا بار اُٹھا لیا۔ اور میرے لئے میرے ذکر کو بلند فرما دیا اور مجھے (سلسلہ انبیاء کا) فاتح اور خاتم بنا دیا اور میرا نام رؤف رحیم رکھا۔"

جب اس خطبے کو انبیاء کرام نے سنا تو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے انبیاء کرام علیہ السلام سے مخاطب ہو کر فرمایا "ان ہی کمالات کے باعث محمد تم سب سے بڑھ گئے

(مواہب لدنیہ و معارج النبوۃ)

جیسا کہ کتابوں کے ذریعہ پتہ چلتا ہے کہ مکہ معظمہ سے بیت المقدس کی دوری تین مہینہ کی راہ ہے لیکن مصطفےٰ جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم دو ہی قدم میں جا پہنچے۔ اور جب آپ مسجد سے باہر تشریف لائے تو بیت المقدس کے سامنے ایک پتھر تھا۔ اس پر حضور کے قدم اقدس پڑے تو اس پتھر نے التجا کی یا رسول اللہ مجھے اس جگہ ستر ہزار برس بیت چکے ہیں لیکن اب تک کسی کے قدم مجھ پر نہیں پڑے لیکن آج ہمارے ستر ہزار برس کی سوئی ہوئی تقدیر بیدار ہو اٹھی اور آپ کے قدم ناز مجھ پر پڑے ہیں اب میں یہی چاہتا ہوں کہ آپ میرے لئے دعا فرما دیں کہ میں ہوا میں معلق رہوں تا کہ بار دیگر مجھ پر کسی دوسرے کے قدم نہ پڑیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اور وہ بارگاہ الٰہی میں قبول ہو گئی اور اب وہ پتھر اسی مقام پر معلق ہے۔

باب اوّل حضور وہاں سے براق پر سوار ہو کر عجائب و غرائب دیکھتے ہوئے آسمان کے پہلے دروازے پر جا پہنچتے ہیں جبرئیل علیہ السلام دروازے کی کنڈی کھٹکھٹاتے ہیں تو

اندر سے آواز آتی ہے تم کون ہو؟ کہا میں جبرئیل ہوں اور ہمارے ساتھ نبی آخر الزماں ہیں تب انھوں نے جلدی سے دروازہ کھولا اور کہا "مرحبا یا رسول اللہ" جب تک کہ حضور درمیان آسمان تک پہونچ جاتے ہیں وہاں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اپنے سب فرشتوں کو لیکر اُن سے معانقہ کرتے ہیں۔ ابھی کچھ ہی آگے بڑھے تھے کہ حضرت آدم علیہ السلام اپنے باغ رضوان سے حضور کے استقبال کے لئے چلے آرہے ہیں اور کہا مرحبا یا نبی الصالحین۔ پھر وہاں سے آگے بڑھتے ہیں تو دیکھا کہ ایک عظیم الشان سفید مرغ ہے جس کا ایک پاؤں عرش تک اور دوسرا پاؤں تحت الثریٰ میں ہے جس کا ایک بازو مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہے اس کا سر یاقوت کا اور اُسکے تمامی پر نور کے ہیں اور حمد و ثنا اس کی غذا ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل امین سے پوچھا یہ کونسا پرندہ ہے۔ انھوں نے کہا یہ ایک پرندے کی صورت میں فرشتہ ہے جب رات کا نصف حصّہ گزر جاتا ہے۔ تو اپنے پروں کو جھاڑتا ہے۔ اور بلند آواز سے یہ کہتا ہے "سُبحان الملک القدوس الکبیر المتعال لا الٰہ الّا ھو الحی القیوم ہ" جب یہ آواز عالم میں پھیلتی ہے تو دنیا کے سارے پرندے جاگ جاتے ہیں۔

انجامِ زرک نمانہ حضور اور آگے بڑھتے ہیں دیکھا کچھ فرشتے آدمیوں کے سروں کو پتھروں سے کوٹتے ہیں۔ لیکن اُن کا جسم پھر اُسی طرح صحیح و سلامت

ہو جاتا ہے فرشتے پھر مارتے ہیں اور اُس کے جسم ٹکڑے ہو جاتے ہیں غرض کی ہر وقت اُن کا یہ فعل آدمیوں کے ساتھ لگا رہتا ہے۔ جبرئیل امین نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے جماعت و پنجگانہ نماز میں سستی کی تھی اور نماز کو اس کے وقت میں ادا نہیں کرتے تھے!

انجام ترکِ زکوٰۃ ایک اور جماعت کو دیکھا کہ فرشتے جانوروں کی طرح ان کو ہانکتے ہوئے دوزخ کے اندر لے جا رہے ہیں بہت ہی بھوک و پیاس میں ضریع[1] انکو کھلاتے ہیں جبرئیل امین نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے مال کا زکوٰۃ، صدقہ فطر اور قربانی ادا نہیں کی تھی اور فقیر محتاج حقدار کو نہیں دیا اور ان پر رحم نہیں کیا تھا

انجام حرامکاری ایک جگہ اور دیکھا کہ کچھ مرد عورت ہیں جن کے آگے طرح طرح کی نعمتیں ہیں اور دوسری طرف مُردار گوشت و ناپاک چیزیں ہیں۔ وہ اچھی اچھی نعمتوں کو چھوڑ کر مُردار گوشت و ناپاک کھانا کھاتے ہیں اور اچھی نعمتوں کی طرف رُخ بھی نہیں کرتے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دیکھ کر بہت ہی متحیر ہوئے اور جبرئیل امین سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ مردوں نے اپنی بیبیوں کو چھوڑ کر اور عورتوں نے اپنے شوہروں کو چھوڑ کر حرامکاری و بے حیائی کے کام کرتے تھے اور چوری دغا بازی دھوکے کے مال کھاتے تھے۔

انجام خیانت ایک جماعت کو دیکھا کہ اُنکے گردنوں پر اسقدر بوجھ لدا ہے کہ ذ

---

[1] ایک کانٹے دار گھانس کا نام ہے۔ جو دوزخیوں کی غذا ہے۔

اپنی گردن پھیر نہیں سکتے اس کے علاوہ ان پر بوجھ اور زیادہ کیا جا رہا ہے۔ جبرئیل امین نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے امانت میں خیانت کی تھی اس لئے لوگوں کا حق ان کی گردن پر ہے۔

انجام غیبت ایک گروہ کو دیکھا کہ ان کو انھیں کے بدن کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھلایا جا رہا ہے۔ جبرئیل امین نے کہا۔ یہ حال شکوہ، غیبت، اور عیب جوئی کرنیوالے مسلمانوں کا ہے جنھوں نے دنیا میں لوگوں کی غیبت اور عیب جوئی کی تھی۔

خود را فضیحت دیگر را نصیحت ایک جماعت کو دیکھا کہ ان کے ہونٹ اور زبان کو آگ کی قینچی سے کاٹتے ہیں۔ جبرئیل امین نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے لالچ کے وجہ سے دنیا کے بادشاہوں امیروں اور دولتمند کے خوشامد کے لئے جھوٹی باتیں کیا کرتے تھے اس کے علاوہ یہ سب واعظ تھے کہ دوسروں کو نیک بات کی نصیحت کرتے اور خود نیک عمل نہیں کرتے بلکہ عمل بد کرنے میں لگے رہتے تھے۔

انجام شرابی کچھ آدمیوں کو دیکھا کہ ان کے منہ سیاہ اور آنکھیں نیلی۔ نیچے کا ہونٹ پیر پر اور اوپر کا ہونٹ سر پر ہے اور خون و پیپ و نجاست ان کے منہ سے بہتی ہے اور گدھوں کی طرح چلاتے پھر رہے ہیں۔ جبرئیل امین نے بتایا کہ یہ شراب پینے والوں کا حال ہے۔

سزا جھوٹی گواہی ایک گروہ کو دیکھا کہ ان کی زبان نیچے کی طرف سے

کھینچ کر نکالی گئی ہے۔ اور ان کی صورت سور کی طرح ہے اور عذاب دوزخ میں گرفتار ہیں جبرئیل امین نے کہا کہ یہ حال جھوٹی گواہی دینے والوں کا ہے یہ لوگ دنیا میں لوگوں کی جھوٹی گواہی دیا کرتے تھے۔

انجام سود خور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سب عجیب و غریب چیزوں کو دیکھتے ہوئے اور آگے بڑھتے ہیں دیکھا کہ ایک جماعت ہے جس میں کچھ لوگوں کے پیٹ مانند گنبد کے پھولے ہوئے ہیں اور ہاتھ پاؤں میں آگ کی زنجیریں اور گردن میں آگ کے پٹے پڑے ہوئے ہیں۔ ان کے پیٹ کے اندر سے سانپ بچھو دکھائی دیتے ہیں جب وہ لوگ اٹھنے کی کوشش کرتے ہیں تو پیٹ کی وجہ سے گر پڑتے ہیں اور آگ کی زمین کے اندر جلتے ہیں جبرئیل امین نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا میں سود اور رشوت کھائی تھی۔

انجام نافرمانی شوہر ایک جگہ اور دیکھا کہ کچھ عورتیں جن کے منہ کالے آنکھیں نیلی اور آتشی کپڑے پہنے ہوئی ہیں۔ فرشتے ان کو آگ کے کنڈوں سے مارتے ہیں اور وہ کتیوں کی طرح چلاتی ہیں کہا کہ یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنے شوہروں کی نافرمانی کرتی تھیں اور ان کو زیادہ تر ناراض رکھا کرتی تھیں اور اُن کے بے حکم ادھر اُدھر ماری ماری پھرتی تھیں۔

انجام نافرمانی والدین کچھ لوگوں کو دیکھا کہ آگ کے جنگل میں قید ہیں آگ اُن کے جسم کو جلاتی ہے۔ پورے جسم میں جذام کی طرح زخم ابھرے ہوئے ہیں۔ جبرئیل

امین نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے والدین کی نافرمانی کی تھی اور کھانے پینے رہنے کے لئے انھیں تکلیف دیتے تھے اور اُن سے بڑھ چڑھ کر باتیں کرتے تھے۔

التجاءِ بہشت پھر وہاں سے آگے بڑھ کر ایک بہت ہی وسیع میدان میں تشریف لائے جس سے مشک و عنبر کی خوشبو آرہی تھی اور جس سے یہ آواز آتی تھی "یا الٰہی تو نے مجھ سے جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ خوشبو کہاں سے آرہی ہے۔ فرمایا کہ یہ خوشبو بہشت کی ہے جس میں رنگ برنگ کے پھل ہیں اور اُن میں مکان سونے، چاندی، یاقوت، اور مروارید وغیرہ سے بنے ہوئے ہیں۔ اور اس آواز کے جواب میں پروردگار عالم ارشاد فرماتا ہے کہ جو کوئی خدا اور اُس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے گا اور قرآن وحدیث کی پیروی کرے گا اور شرک و بدعت سے پرہیز کرے گا۔ تو اس شخص کو تجھ میں داخل کروں گا۔ تو بہشت کہتی ہے الٰہی میں تیری رضا پر راضی ہوں۔

التجاءِ دوزخ اس کے بعد ایک دوسرے میدان میں تشریف لے جاتے ہیں جس سے گریہ وزاری کی آواز آرہی تھی جبرئیل امین سے پوچھا کہ یہ آواز کہاں سے آرہی ہے انھوں نے کہا کہ یہ آواز زنجیر سانپ بچھو وغیرہ کی ہے اور دوزخ اللہ تبارک وتعالیٰ سے عرض کرتی ہے کہ یا الٰہی میرے وعدے کو پورا کر تب حکم خداوندی ہوتا ہے کہ جو شخص شرک کفر و بدعت کرے گا اور ہماری پرستش نہ کریگا اور میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کریگا میں تیرے حوالے کروں گا۔ دوزخ کہتی ہے

میں تیری رضا پر راضی ہوں۔

پھر آپ وہاں سے دوسرے آسمان پر تشریف لے جاتے ہیں اور وہاں حضرت یحییٰ علیہ السلام وحضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ وہ لوگ آپ کو "مرحبا یا اخ الصالحین" کہہ کر مخاطب ہوئے۔

قاسم رزق

وہاں سے اور آگے بڑھے تو ایک ہیبتناک شکل کے فرشتے کو دیکھا جس کے ستر ہزار سر تھے اور ہر سروں میں ستر ہزار منھ اور ہر منھ میں ستر ہزار زبانیں تھیں یہ دیکھ کر رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل امین سے پوچھا کہ کون فرشتہ ہے کیا کہ یہ قاسم ہے اس کے ہاتھ میں تمام مخلوقات کی روزی حق تبارک وتعالیٰ نے سپرد کردی ہے اور ہر روز ہر وقت جتنا اللہ تعالیٰ نے اندازہ بتایا ہے اسی مقدار میں تمامی مخلوقات کو وہ روزی پہنچاتا ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام

وہاں سے آپ تیسرے آسمان پر تشریف لے جاتے ہیں اور حضرت یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوتی ہے۔ انھوں نے کہا "مرحبا یا نبی الصالحین"

حضرت عزرائیل علیہ السلام

جب وہاں سے آگے بڑھے تو ایک ہیبتناک فرشتے کو دیکھا کہ جس کے چاروں طرف فرشتے کھڑے ہوئے ہیں اور اس کے چار منھ ہیں داہنا ہاتھ اس کا مشرق میں اور بایاں ہاتھ اس کا مغرب میں ہے آسمان وزمین دونوں اسکے پاؤں کے تختوں پر ہیں۔ اسکے سامنے ایک

عظیم الشان شجر ہے اور وہ بڑی شان شوکت کے ساتھ کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ حضرت عزرائیل علیہ السلام ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے قریب تشریف لے گئے اور کہا السلام علیک یا ملک الموت تو انھوں نے جواب نہیں دیا اسوقت حکم خداوندی ہوا کہ اے عزرائیل میرے حبیب کے سلام کا جواب دے اور وہ جو کچھ تجھ سے سوال کریں تو تو اس کا جواب بخوبی دے۔ تب عزرائیل نے سر اٹھا کر کہا وعلیکم السلام یا حبیب اللہ۔ و مصافحہ و معانقہ کیا اور بڑی تعظیم و تکریم سے اپنے قریب بٹھایا اور کہا کہ یا رسول اللہ جب سے اللہ نے مجھے پیدا کیا ہے تب سے بہت بڑا کام مخلوق کا میرے سپرد کیا ہے ایک پل بھی مجھکو فرصت نہیں ملتی ہے کہ کسی سے بات کروں آج مجھکو اللہ کا حکم ملا ہے اس لئے میں آپ سے بات کر رہا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے عزرائیل! تو روحوں کو کس طرح قبض کرتا ہے جواب دیا یا رسول اللہ میرے سامنے جو یہ پیڑ ہے اس کے پتوں کے شمار کے مطابق خلائق ہیں اور ہر ایک مخلوق کا نام اس پتے میں لکھا ہوا ہے جب اُنکی موت قریب ہوتی ہے تو چالیس روز قبل اس پتے کا رنگ پیلا ہو جاتا ہے اور موت کے روز وہ پتہ گر پڑتا ہے ہمیشہ اسی پتے پر نظر رکھتا ہوں اگر وہ بندہ اہل رحمت میں سے ہے تو داہنے طرف کے فرشتے کو رحمت کے ساتھ بھیجتا ہوں اور اگر لعنتی میں سے ہے تو بائیں طرف کے فرشتے کو عذاب کے ساتھ بھیجتا ہوں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اے عزرائیل روحوں کی حقیقت کو بیان کر کہ وہ کیا چیز ہے انھوں نے کہا یا

رسول اللہ میں نہیں جانتا کہ وہ کیا چیز ہے لیکن قبض کرتے وقت ایک بوجھ سا میری ہتھیلی پر معلوم ہوتا ہے۔ پھر آپ نے سوال کیا کہ اے عزرائیل! تیرے چار منھ ہونے کی کیا وجہ ہے کہا یا رسول اللہ سامنے والے منھ کی طرف سے مومنوں کی روح قبض کرتا ہوں اور داہنے طرف کا منھ غصّے سے ہے جس سے گنہگاروں کی روح قبض کرتا ہوں بائیں طرف کا قہر سے ہے جس سے منافقوں کی روح قبض کرتا ہوں اور جو منھ پیچھے کی طرف ہے وہ دوزخ کی آگ سے ہے جس سے کافروں اور مشرکوں کی جان نکالتا ہوں۔ لیکن یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت میں آپ کو ایک خوش خبری دیتا ہوں کہ جس دن سے اللہ نے مجھکو پیدا کیا ہے اس دن سے فرمان خداوندی مجھ پر یہ ہوا ہے کہ جان امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی آسانی سے نکالو گے جتنی آسانی سے لڑکا ماں کے پستان سے دودھ کھینچ کر پیتا ہے اور ماں کو اس سے کوئی تکلیف نہیں پہونچتی ہے یہ بات سُن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدۂ شکر کیا اور پوچھا اے عزرائیل کبھی تجھ کو اس کرسی سے اُٹھنے کی نوبت پہنچی ہے یا نہیں کہا یا رسول اللہ تین مرتبہ مجھکو اُٹھنے کی نوبت پہنچی ہے۔ پہلی مرتبہ حضرت آدم علیہ السلام کے جسم بنانے کے لئے مٹی لانے کو اور دوسری مرتبہ ان کی رُوح قبض کرنے کو اور تیسری مرتبہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی روح قبض کرنے کو۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اے عزرائیل روح قبض کرتے وقت تو نے کبھی کسی پر رحم کھایا تھا یا نہیں کہا یا رسول اللہ دو شخصوں کے واسطے میں نے بہت غم کیا تھا۔ ایک عورت کے لئے

کہ وہ دریا میں کشتی پر بچہ جنی تھی اس کے بعد اس کی روح قبض کرنے کا حکم دیا اور دوسرے شداد کی روح قبض کرنے میں کہ جب اس نے چار سو برس کی مدت میں باغ ارم بنوایا تھا اور وہ جب اُسے دیکھنے کو گیا تھا کہ ایک پیر اس کا چوکھٹ کے اندر اور دوسرا باہر تھا حکم ہوا کہ اس کی جان قبض کرو۔ تو وہ شداد اپنی بیس لاکھ فوج کے ساتھ وہیں ہلاک ہوا اور اپنی بنائی ہوئی جنّت کو دیکھنے سے محروم رہا۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام

اب حضور وہاں سے پانچویں آسمان پر تشریف لے جاتے ہیں وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی کہا مرحبا یا نبی الصالحین پھر موسیٰ علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ جو کچھ اللہ تعالیٰ آپ کی اُمتوں کے لئے فرض کرے گا آپ اسے کم کر قبول کیجئے گا کیونکہ آپ کے امیتوں کی عمر نہایت قلیل ہے اور وہ بہت ضعیف و ناتواں ہیں۔

مالک دوزخ

اس کے بعد آپ کچھ اور آگے بڑھے کہ ایک ہیبتناک فرشتے کو دیکھا کہ جس کو تنہا دیکھنے میں عقل و ہوش گم ہو جائے اور اتنا موٹا تازہ تھا کہ جس کے داہنے مونڈھے سے لیکر بائیں مونڈھے کی دوری ایک سال کی راہ ہے بہت سے فرشتے اس کے ارد گرد حاضر ہیں جبرئیل امین نے کہا کہ یہ انیس ۱۹ فرشتوں کا سردار ہے اور دوزخ میں رہتا ہے جس طرح حکم الہٰی ہوتا ہے اُسی طرح بجا لاتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے قریب تشریف لے گئے اور کہا السلام علیکم لیکن اُس نے جواب نہ دیا حکم خداوندی ہوا اے مالک! یہ میرے حبیب محمد مصطفیٰ صلی

اللہ علیہ وسلم ہیں تو نے ان کا جواب کیوں نہ دیا اور تو نے ان کی تعظیم کیوں نہ کی تب
مالک سرکار کا نام سنتے ہی کھڑا ہو گیا اور تعظیم و تکریم سے بٹھایا کہا مرحبا یا رسول اللہ
اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام انبیاؤں میں افضل بنایا ہے اور تمام پیغمبروں کی امت
آپ کے امت کی پیروی کرے گی پھر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ
اے مالک! دوزخ کی ہیبت سنا کہ وہ کیسی ہے کہا یا رسول اللہ آپ کو اس
کے دیکھنے کی طاقت نہ ہوگی کہ اتنے میں بارگاہ الٰہی سے حکم ہوا اے مالک!
جو کچھ میرے حبیب تجھ سے پوچھیں ان کو اچھی طرح سے بتا۔ تب مالک نے کہا یا رسول
اللہ سات دوزخوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے غضب سے پیدا فرمایا ہے لمبائی و
چوڑائی ہر ایک کی آسمان و زمین کی طرح ہے اور اس میں آگ جگہ بہ جگہ اللہ نے
پیدا کی ہے اور اس دوزخ کے بیچ میں ستر ہزار میدان آگ کے ہیں ہر میدان
کے بیچ میں ستر ہزار پہاڑ آگ کے ہیں اور ہر پہاڑ کے ستر ہزار دروازے
آگ کے ہیں اور ہر دروازہ میں ستر ہزار شیر آگ کے ہیں اور ہر شیروں میں
ستر ہزار محل آگ کے ہیں اور محلوں میں ستر ہزار صندوق آگ کے ہیں اور
ہر صندوق میں ستر ہزار سانپ اور بچھو آگ کے ہیں اور وہ ایسی آگ ہے کہ اگر
ایک ذرہ اس سے زمین پر آ پہنچے تو تمام آدمی اور پہاڑ اور درخت وغیرہ کو جلا کر
بھسم کر ڈالے۔

رضوان جنت وہاں سے پھر ساتویں آسمان پر تشریف لے گئے وہاں بہت

سے فرشتوں کو عبادت الٰہی میں مشغول پا کر بہت خوش ہو کر آگے بڑھے کہ اتنے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انھوں نے کہا مرحبا یا نبی الصالحین پھر وہاں سے جب آگے بڑھے تو ایک نیک صورت والے فرشتے پر نظر پڑی کہ وہ عظیم الشان کرسی پر بیٹھا ہے جن کے چاروں طرف نور پھیلا ہوا ہے جبرئیل امین نے کہا یا رسول اللہ اس فرشتے کا نام رضوان جنت ہے تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے قریب تشریف لے گئے اور کہا السلام علیکم یا رضوان الجنۃ اس نے فوراً سلام کا جواب دیا اور کہا مرحبا یا حبیب اللہ اتنے میں حکم الٰہی ہوا اے رضوان میرے حبیب کو مالک نے دوزخ کی باتیں سنا کر غم زدہ کیا ہے لہٰذا تو ان کو جنّت کی باتیں سنا کر خوش کر تب رضوان جنّت نے کہا یا رسول اللہ آپ کی امت اور پیغمبروں کی امت سے پہلے جنّت میں داخل ہوگی۔ اور یہ کہکر آپ کا دست اقدس پکڑ کر جنت الفردوس کی طرف سیر کرانے کے لئے لے گیا جب حضور نے وہاں قسم قسم کی نعمتوں کو دیکھا تو ایک غیبی آواز آئی کہ "اے میرے حبیب یہ سب نعمتیں جنّت کی میں نے تیری امت کے واسطے تیار کی ہیں، اور تمہاری امت اس میں ہمیشہ ہمیش عیش و عشرت معزز و مکرم رہے گی یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پروردگار عالم کا شکر بجا کر آگے بڑھے اور بیت الاقصیٰ میں جا پہنچے اللہ تعالیٰ نے بیت الاقصیٰ کو یاقوت موتی اور سبز زمرد سے بنایا ہے جس میں تیرہ سو ستون سرخ یاقوت کے ہیں اور اس کا صحن موتی کا ہے اس جگہ آنحضرت صلی اللہ نے فرشتوں کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی

نماز کے بعد تین پیالے شراب، شہد، اور دودھ بھرے ہوئے بارگاہ الٰہی سے آئے دوسری رواُیتوں میں آیا ہے کہ ایک پیالہ پانی کا بھی تھا جبرئیل امیں نے فرمایا یا رسول اللہ ان سے جو آپ کو پسند ہو قبول کیجئے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ کا پیالہ اٹھا کر پی لیا تو فرشتوں نے کہا آفریں آفریں اور کہا یا حبیب اللہ اگر آپ پیالہ پانی کا پیتے تو آپ کی ساری امت پانی میں غرق ہو جاتی اور اگر شہد کا پیالہ پیتے تو آپ کی ساری امت دنیا کی شیرینی و لذتوں میں مشغول رہتی اور اگر شراب کا پیالہ پیتے تو آپ کی ساری امت نشے میں مشغول رہتی لیکن آپ نے بہت اچھا کیا کہ دودھ کا پیالہ پی لیا اب آپ کی امت دنیا کی آفت و بلا سے محفوظ رہے گی لیکن تھوڑا سا دودھ جو آپ نے چھوڑ دیا ہے اس وجہ سے آپ کی امتوں میں تھوڑا گناہ باقی رہے گا تو حضور نے سوچا کہ باقی دودھ کو پھر دوبارہ پی جاؤں لیکن جبرئیل امین نے فرمایا اگر اب آپ پئیں گے تو کچھ فائدہ نہ ہوگا جو کچھ ہونا تھا وہ ہو گیا۔

سدرۃ المنتہیٰ آپ غمگین ہو کر سدرۃ المنتہیٰ کے قریب آئے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں سے آگے آج تک کوئی بھی نہ گیا تھا اور نہ ہی جا سکتا تھا حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "ہیچ کس را مجال تجاوز از اں مقام و عروج از ان نیست و بوے منہتی می گردد" یعنی کسی شخص میں اس مقام سے آگے بڑھنے کی اور اوپر جانے کی طاقت نہیں اور ہر کوئی وہاں پہنچکر رک جاتا ہے۔

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب یہاں تشریف لائے تو جبرئیل امین جو آپ کے ساتھ ساتھ تھے آکر رک گئے اور عرض کی یا رسول اللہ مجھے اب اجازت دیجئے میں آگے نہ جاسکوں گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مِثْلُ هٰذَا الْمَقَامِ يَتْرُكُ الْخَلِيْلُ خَلِيْلَهٗ" کہیں ایسی جگہ بھی دوست اپنے دوست کو چھوڑتا ہے۔ جبرئیل امین نے فرمایا "اِنْ تَجَاوَزْتُهٗ اِحْتَرَقْتُ بِالنُّوْرِ" اگر میں اس مقام سے ذرہ برابر بھی آگے بڑھا تو نور سے جل جاؤں گا" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا اچھا اے جبرئیل "هَلْ لَكَ مِنْ حَاجَةٍ" ہے کوئی تمہاری حاجت؟ تو جبرئیل امین نے کہا کہ یا رسول اللہ، اللہ سے میرے لئے یہ کہئے کہ قیامت کے روز پل صراط پر میں اپنے پر بچھادوں تاکہ آپ کی امت اُسکے اوپر سے باآسانی گذر جائے۔

شب اسریٰ کے دولھا نے سدرۃ المنتہیٰ کو عبور فرمایا اور وہاں جا پہونچے جہاں کسی کا وہم وگمان بھی نہیں پہنچ سکتا اور یہ اللہ ہی جانے یا اللہ کا محبوب کہ آگے آپ کسقدر مقامات طے فرمانے کے بعد عرش اعظم کے قریب پہنچے۔ سدرۃ المنتہیٰ تک جبرئیل امین ساتھ رہے مگر اس سے آگے کوئی فرشتہ یا آدمی آپ کے ساتھ نہ رہا

منزلت اس رات کی اک سوچنے کی بات ہے
جب شب معراج انساں ہے۔ یہی وہ رات ہے

ندائے الٰہی پھر خطاب الٰہی ہوا اے میرے حبیب آگے آیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوچا کہ نعلین پاک اتاروں اتنے میں عرش پاک جنبش میں آیا اور

حکم ہوا اے میرے حبیب نعلین کے ساتھ آؤ تاکہ عرش قرار پکڑے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا یا اللہ! تو نے موسیٰ کو حکم دیا تھا کہ چالیس روز روزہ رکھو اور پہلے نعلین اتار کے پھر طور سینین پر آ۔ اور یہ تو ہزار درجہ طور سینین سے پاک اور بہتر ہے تو میں کیونکر نعلین پاک پہن کر آؤں۔ حکم ہوا اے میرے حبیب موسیٰ کو اس لئے نعلین اتارنے کے لئے حکم ہوا تھا کہ طور سینین کی خاک ان کے پیر میں لگے جس سے ان کو بزرگی حاصل ہو۔ اور میں تیری نعلین کی خاک سے عرش کو بزرگی دوں گا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم الٰہی سے نعلین پاک سمیت عرش اعظم پر تشریف لے گئے۔ دیکھا کہ عرش کے داہنے طرف تین سو بارہ منبر ہیں۔ (۳۱۲) اور بائیں طرف ایک عظیم الشان منبر قسم قسم کے جوہروں سے بنے ہوئے ہیں رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے منبروں کے بارے میں پوچھا جواب ملا کہ داہنے کے سب منبر پیغمبروں کے لئے ہیں اور بائیں طرف کا منبر صرف آپ کے لئے ہے کیونکہ عرش کے داہنے طرف جنّت ہے اور بائیں طرف جہنم ہے لہذا جب آپ بائیں طرف بیٹھیں گے تو ضروری ہے کہ دوزخیوں کا گزر اسی طرف سے ہوگا۔ اس وقت اگر کوئی آپ کی امت میں سے دوزخیوں میں جائے گا اور تو اس کی شفاعت کریگا تو میں اسے ضرور بخش دونگا غرض کوئی شخص گنہگار تیری امت میں سے ہمیشہ عذاب میں نہ رہے گا۔

لامکاں پھر آپ عرش اعظم کو عبور کر کے لامکاں پر تشریف لے گئے۔ لامکاں

ایک ایسی جگہ ہے جس پر لفظ "جگہ" کا بھی اطلاق نہیں ہوتا۔ ایک مکاں ہے دوسرا لامکاں۔ مکاں اُسے کہتے ہیں جہاں جہت، ہوں، کمی بیشی ہو۔ کہ یہ پورب ہے یہ پچھم ہے اُتر ہے یہ دکھن ہے یہ داہنا ہے یہ بایاں ہے، یہ اوپر یہ نیچے، یہ غریب یہ امیر، یہ شہر یہ ملک، میٹھا پھیکا، ان تمام چیزوں سے جسکا تعلق ہو اسے مکاں کہتے ہیں اور جہاں ان میں سے کوئی چیزیں نہ پائی جاتی ہوں اسے لامکاں کہتے ہیں۔ یہ ایک ایسا مقام ہے جہاں کسی کا وہم وگمان تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔ مگر مصطفےٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تک جا پہنچے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

اس کے بعد آپ جناب کبریا تک پہنچے لیکن تنہائی کی وجہ سے آپ کو کچھ وحشت سی معلوم ہوئی۔ تب ایک آواز حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرح آئی کہ "اپنی جگہ پہ ٹھہرو کہ تمہارا رب "صلوٰۃ" پڑھ رہا ہے۔ اسوقت آپ یہ آواز سن کر حیرت سی معلوم ہوئی اور آپ نے اپنے دل میں کہا کہ یا اللہ اس جگہ ابوبکر کی آواز کہاں سے آئی لیکن ہاں ایک بات ہوئی کہ آپ کی وحشت اس آواز سے جاتی رہی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی کہ یا الٰہی تو نماز سے پاک ہے اور دوسرے یہ کہ ابوبکر کی آواز یہاں کہاں سے آئی حکم ہوا اے میرے حبیب نماز میری رحمت تجھ پر اور تیری امت پر اور آواز ابوبکر کی طرح اس لئے تھی کہ وہ تیرا یارِ غار ہے۔ اور اس مونس کی آواز سنکر اس جگہ سے تیری وحشت جاتی رہی اس لئے میں نے ایک فرشتہ ابوبکر کی صورت کی طرح پیدا کیا اسکی آواز ابوبکر کی طرح تھی

جب اس نے آواز دی تب تمہاری وحشت جاتی رہی (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ "اللہ نے اپنا دست قدرت بلا کیف و تحدید میرے کندھوں کے درمیان

رکھا اور میں نے اپنے سینے اس کی ٹھنڈک پائی تو اللہ نے مجھے اولین و آخرین یعنی

اگلوں پچھلوں سب کا علم دے دیا (مواہب لدنیہ صہ ۲۹ جلد ۲)

قاب قوسین پھر ستر ہزار پردہ نور سے گذر کر قاب قوسین میں پہنچے

اور وہاں نور الٰہی کا ظہور ہوا جب آنحضرت نے نور الٰہی دیکھا تب سر مبارک

سجدہ میں رکھا۔ اس کے بعد پروردگار عالم نے اپنے محبوب سے پوچھا اے میرے حبیب!

آپ میرے لئے کیا تحفہ لائے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ نے فرمایا "اَلتَّحِیَّاتُ

لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ" میری تمام بدنی و زبانی، اور مالی عبادتیں صرف

تجھ اللہ ہی کے واسطے ہیں" اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس تحفے کو قبول فرما کر فرمایا۔

"اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ" ہر قسم کی سلامتی

اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں آپ پر اے نبی" اس موقع پر حضور نے پھر

اپنی گنہگار امت کو یاد فرمایا اور اسکو اپنے ساتھ ملا کر اس طرح عرض کیا۔ "اَلسَّلَامُ

عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ" اللہ کی سلامتی ہم پر یعنی ہمارے ساتھ

ہماری گنہگار امت پر بھی اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی"

پھر فرشتوں نے اس جگہ یہ کہا "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ

اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ ہم سب فرشتے اس بات کی گواہی دیتے ہیں

کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور محمد اللہ کے سچے بندے و رسول ہیں حق تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے میرے حبیب جو کچھ میں نے اور تو نے و فرشتوں نے اس وقت کیا ہے اسکو ہر نماز کے قعدہ آخر میں پڑھنا۔ بعدہٗ پروردگار عالم نے ارشاد فرمایا کہ اے میرے حبیب کیا تو جبرئیل کی عرضداشت بھول گیا۔ تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا یا الٰہی تو سمیع، علیم، بصیر ہے۔ حکم باری ہوا کہ اے میرے محبوب میں نے جبرئیل کی درخواست منظور کی۔

تحفۂ معراج اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے میرے حبیب میں نے تجھ پر ہر روز پچاس وقتوں کی نمازیں اور سال بھر میں چھ مہینے کے روزے فرض کئے۔ واپسی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ یہ نمازیں بہت زیادہ ہیں اور کم کرائیں غرضیکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وساطت سے بار بار تخفیف ہوتے ہوتے صرف پانچ وقت کی نمازیں اور ایک ماہ کا روزہ رہا۔

ہو چکے جب عبد اور معبود میں راز و نیاز
ہو گئی انسانیت، روحانیت سے سرفراز

تصدیق صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی نعمتوں سے مالامال ہو کر آن کی آن میں واپس تشریف لائے تو بستر گرم تھا اور زنجیر حجرہ کی ہل رہی تھی

جلوۂ احمد سے دُنیا ضو فشاں کر دی گئی
یہ امانت پھر سپرد خاکداں کر دی گئی

اور جب آپ نے معراج کا ذکر فرمایا تو اوّل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ "صَدَقْتَ یَا رَسُولَ اللّٰہ" کہہ کر تصدیق فرمائی۔ اور اُن کا لقب صدیق اکبر ہوا۔ ابو جہل کذبت کہکر لعنتی ہو گیا۔ اور جو کوئی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرح حضور کے معراج کی تصدیق کرے گا وہ بیشک صدیق ہو گا اور جو کوئی معراج کا منکر ہو گا وہی یقیناً لعنتی و کذاب ہو گا۔

واٰخرُ دَعْوانا ان الحمدُ لِلّٰہِ ربِّ العٰلمین

کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور محمد اللہ کے سچے بندے و رسول ہیں حق تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے میرے حبیب جو کچھ میں نے اور تو نے و فرشتوں نے اس وقت کیا ہے اسکو ہر نماز کے قعدہ آخر میں پڑھنا۔ بعدہٗ پروردگار عالم نے ارشاد فرمایا کہ اے میرے حبیب کیا تو جبرئیل کی عرضداشت بھول گیا۔ تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا یا الٰہی تو سمیع، علیم، بصیر ہے۔ حکم باری ہوا کہ اے میرے محبوب میں نے جبرئیل کی درخواست منظور کی۔

تحفۂ معراج اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے میرے حبیب میں نے تجھ پر ہر روز پچاس وقتوں کی نمازیں اور سال بھر میں چھ مہینے کے روزے فرض کئے۔ واپسی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ یہ نمازیں بہت زیادہ ہیں اور کم کرائیں غرضیکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وساطت سے باربار تخفیف ہوتے ہوتے صرف پانچ وقت کی نمازیں اور ایک ماہ کا روزہ رہا۔

ہو چکے جب عبد اور معبود میں راز و نیاز ہو گئی انسانیت، روحانیت سے سرفراز

تصدیق صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی نعمتوں سے مالا مال ہو کر آن کی آن میں واپس تشریف لائے تو بستر گرم تھا اور زنجیر حجرہ کی ہل رہی تھی

جلوۂ احمد سے دُنیا ضو فشاں کر دی گئی یہ امانت پھر سپرد خاکداں کر دی گئی

اور جب آپ نے معراج کا ذکر فرمایا تو اوّل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ "صَدَقْتَ یا رسُول اللہ" کہہ کر تصدیق فرمائی۔ اور اُن کا لقب صدیق اکبر ہوا۔ ابوجہل کذبت کہکر لعنتی ہو گیا۔ اور جو کوئی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرح حضور کے معراج کی تصدیق کرے گا وہ بیشک صدیق ہو گا اور جو کوئی معراج کا منکر ہو گا وہی یقیناً لعنتی و کذاب ہو گا۔

واٰخرُ دَعوانا ان الحمدُ لِلّٰہِ ربّ العٰلمین